ای جہان منتظر خوش باش کاند دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آل مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۲ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ جولائی ۱۹۰۷ء

چہ گویم با تو گر آئی جہاد در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۶ — نمبر ۲۷

دس شرائط بیعت

اول. بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم. یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم. یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم. یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم. یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم. یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک واز خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قسم دوری از آن عالی جناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عـــہ
معاونین درجہ اول جنکو ہر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صـــہ
معاونین درجہ دوم جنکو ہر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لی جاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ ہوگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

عراق عرب میں طوفان

حبل المتین کی تازہ اشاعت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عراق عرب میں اسسال ایسا سخت طوفان آیا ہے۔ جسے ثانی طوفان نوح کہنا بے جا نہ ہوگا۔ تقریباً تین مہینے ہوئے۔ کہ دریائے دجلہ وفرات میں اس قدر طغیانی ہوئی۔ کہ پانی زمین کے اوپر بہنے لگا۔ اور بعض جگہ تو پانی ہی پانی ہو گیا۔ یہان تک کہ پورے بند اس زور دار پانی کے مقابلے کی تاب نہ لا سکے۔ اکثر ٹوٹ گئے اور پانی نے ہر طرف عراق کی پست وادیون کو بڑے بڑے نالون کی شکل مین بنا دیا۔ اس پر بھی دجلہ وفرات کے کنارون کا پانی روزمرہ زور پکڑتا گیا حتے کہ عراق کے نالے کثرت آب کے سبب مل کر ایک بڑا دریا بن گئے ہین چونکہ عراق کے تمام شہر سواحل دجلہ وفرات پر واقع ہین۔ اکثر باغون اور کھیتون مین پانی ہی پانی ہو گیا اور سخت نقصان پہونچا۔ بغداد تک کا یہ حال ہے جیسے ایک مین دو جزیرہ ہون جن کی نسبت ہر دم اندیشہ ہے کہ اب ڈوبے اب ڈوبے۔ کربلا اور اور شہرون کا بھی یہی نقشہ ہے۔ اب شط فرست کا پانی صحرائے بغداد پر مسلط ہو گیا ہے اور پرانے شہر کے اطراف مین جو دجلہ کے جنوب مین واقع ہے۔ احاطہ کر لیا ہے۔ شب شنبہ ششم ربیع الثانی کو ایک طوفان ہوا اور ایک طوفان عظیم پانی کا آیا۔ اور جو پانی پہلے رکا ہوا تھا۔ اس طوفان نے اور اس پانی نے مل کر شہر کے گرد کے بند کو توڑ ڈالا ہے۔ صدائے نالہ وشیوا بلند ہوئی تقریباً ۸۰۰ گھر غرق ہو گئے اور سب لوگ اندہیری رات مین اپنی تمام اثاث البیت اور متعلقین کو لئے ہوئے اس محلہ سے اس محلہ مین مارے مارے پھرتے تھے۔ اور یہ گریہ وزاری کرتے تھے۔

(آفتاب)

برہمن بیریہ دہیاگنج (شرقی بنگال) کے بعض نشیبی مواضعات مین سخت سیلاب آیا۔ لوگ بھوکے مر رہے ہین۔ فصلیں تباہ ہو گئین اور لوگ بیرونی امداد کے لئے درخواست کر رہے ہین۔

ہفتہ مختتمہ ۱۰ ماہ حال کے اندر کشمیر مین ہیضہ سے ۲۲۹۴ وارداتین اور ۱۳۱۵ اموات ہوئین۔ (وکیل)

طوفان:۔ ۱۲ر جون کو شب کے وقت جہلم مین سخت طوفان گرد آیا۔

زلزلہ:۔ ۱۲ر جون کی شب کے پون بجے ڈرنگا گلی (کوہ مری) پر سخت جھٹکا زلزلہ کا محسوس ہوا اور کئی سکنڈ تک رہا تمام آدمی گھرون سے باہر نکل آئے۔ (پیسہ)

سخت زلزلہ:۔ جمیکا اور چلی کے شہر والڈیویا مین ۱۳ر ماہ حال کو سخت زلزلہ آیا۔ جمیکا مین فوج مارے خوف کے میدان مین بھاگ کر نکل آئی اس بھاگ دوڑ مین ۵ آدمی مر گئے۔ ۱۱ آدمی مجروح ہوئے۔ والڈیویا مین بکثرت مکانات گر پڑے (سول اینڈ ملٹری نیوز)

فرد جرم لگائی گئی۔ مسٹر بائیڈ صاحب سپشل مجسٹریٹ لاہور کی عدالت سے ۲۴ر جون کو حسب ذیل فرد قرارداد جرم بنام پنڈی داس مالک وایڈیٹر انڈیا اور بنام دینا ناتھ مالک وایڈیٹر ہندوستان لگائی گئی۔ دفعہ ۱۳۱ دفعہ ۱۲۴ (الف) و ۱۳۵۔ پنڈی داس تم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ تم نے ۲۵ر اپریل کے اخبار مین ایک مضمون سرکار کی ہندوستانی افواج کو بہکانے کے لئے لکھا۔ پنڈی داس نے اقبال جرم نہین کیا۔

دینا ناتھ نے اس جرم کے شائع کرنے مین مدد دی دفعہ ۱۳۴ - ۱۳۱ - ۱۳۵ - تعزیرات ہند (پیسہ)

صوبہ۔ شرقی بنگال کے ہنگامون مین مختلف مقامات سے اب تک ۵۵۶ اشخاص کا چالان ہوا ہے ان مین سے ۴۵ ثبوت جرم کے بعد سزایاب ہوئے۔ اور ۱۹۰ پر ہنوز مقدمہ چل رہا ہے۔ باقی بے قصور سمجھ کر رہا کئے گئے میمن سنگھ۔ باقر گنج اور ٹپرہ مین تعزیری پولیس بٹھائی گئی ہے اور کئی اور مقامات مین عنقریب بٹھائی جاویگی

اضلاع دہلی۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ لائلپور۔ اٹک راولپنڈی کے بعد اب ضلع امرتسر کا نام بھی ان علاقجات کی فہرست مین شامل کر دیا گیا ہے۔ جہان بلا پیشتر اطلاع پبلک پولٹیکل جلسے کرنے کی ممانعت ہے ضلع امرتسر مین اس امتناعی قانون کا ۱۵ ماہ حال سے نفاذ بھی ہو گیا ہے۔ (وکیل)

پیسہ اخبار کیا آریہ سماج پولٹیکل جماعت نہین" کے عنوان کے نیچے لکھتا ہے کس طرح ممکن ہے۔ کہ اس قسم کی جنگی سپرٹ کی تعلیم کے ساتھ جنگی پالیٹکس موجود نہ ہون کیا لاہور کے کسی اور کالج کے طلبار پر بھی ورزش کے میدان مین اتنی مرتبہ ہمعصر کالجون کے طلبار سے مارپیٹ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ جس قدر کہ ڈی۔ اے وی کالج کے طلبار پر لگایا گیا ہے۔ جس قدر آریہ سماج کے اپدیشکون نے جھگڑے اور فساد کئے اور عدالتون مین مقدمہ بازیان ہوئین کسی اور جماعت کے واعظون نے بھی کی ہین۔ بحالیکہ ابھی آریہ سماج والے تعداد مین سب ہمعصر مذاہب سے کم ہین۔ جس قدر مسلسل اخبار اور کتابین حملون اور دل آزار باتون سے پرُ چند سال مین انہون نے چھاپی ہین۔ کسی اور مذہب نے بھی چھاپی ہین؟

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح آریہ سماج اپنے اخبارات سے پہچانا جا سکتا ہے۔ گو آریہ لیڈر شاید نہ مانین۔ لیکن پبلک بخوبی جانتی ہے کہ ٹنگچو پنجابی کس جماعت کا اخبار ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اس کے خریدارون اور معاونون مین پنجاب مین بہت زیادہ آریہ سماج کے ممبر ہین جن دنون لاہور آریہ سماج کے لیڈر ٹریبون پر ناراض ہو گئے تھے۔ کیونکہ اس نے آریہ سماج کا غلام بن جانے سے انکار کیا تھا۔ تو بہت سے آریون نے ٹریبون کی خریداری چھوڑ دی تھی۔ یہ واقعات یقیناً ٹریبون اور پنجابی کے دفترون سے ثابت ہو سکتے ہین۔ کہ ٹریبون کو جن لوگون نے اس زمانہ مین چھوڑا تھا یا ٹریبون ان سے کوشش کرکے چھڑایا گیا تھا۔ ان مین آریہ سماج کے ممبر کس قدر تھے اور کہ پنجابی کے خریدارون مین پنجاب مین ممبران آریہ سماج کس قدر ہین۔ یہ کہدینا تو آسان ہے کہ پنجابی آریہ سماج کا آرگن نہین اور کہ آریہ سماج کو پنجابی سے کچھ تعلق نہین۔

پنجاب مین جنگی لٹریچر کی بنیاد کن لوگون نے رکھی ہے۔

کشمیر ریلوے۔ ایبٹ آباد سے سرحد کشمیر تک سلسلہ ریلوے کی پیمائش کی منظوری آگئی ہے۔ جو تنگ پٹڑی کی ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ سرحد کشمیر سے کر بارہ مولا تک سلسلہ ریلوے ریاست کیطرف سے توسیع کیا جاویگا۔

کوڑ بوٹی۔ مندرجہ عنوان بوٹی طاعون کے دفعیہ مین اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ بوٹی دریا کے بیلون اور تالابون کی کھبون مین کثرت سے ہوتی ہے اور چونکہ اس کا ذائقہ نہایت کڑوا ہوتا ہے اس لئے کوڑ بوٹی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بوٹے کی گندل ڈیڑہ فٹ تک اونچی ہوتی ہے۔ پتے اس کے کریلا کی طرح ہوتے ہین مگر ادسے چھوٹے پھول پیلا اور کنگرہ دار ہوتا ہے ایک ایک بوٹے مین ۳ یا ۴ سے زیادہ پھول نہین لگتے۔ جب ماہ کاتک مین گندم بوئی جاتی ہے۔ تو اس کے ساتھ یہ بوٹی بھی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اور گندم کے کاٹے جانے کیوقت یہ بھی خشک ہو کر نابود ہو جاتی ہے۔ (سراج)

در مدحت شان مسیح موعود حضرت اقدس جناب مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشعار غبار دل

مصدرِ انوار ہے شمس و قمر — مصدرِ اسلام ہے تاج گہر
مصدر نعمت ہے وہ دولت نشان — مصدر کمیاب ہے گوہر فشان
مصدر چشم بصیرت مردمک — مصدر نور تجلی ہے چمک
مصدر پنہان ہے وہ راز خفی — مصدر اسرار ہے وہ منجلی
مصدر فرہاد ہے شیرین زبان — مصدر لیلیٰ ہے وہ مجنون زبان
مصدر صدق و وفا ہے باوفا — مصدر جود و کرم ہے باسخا
مصدر شفقت ہے وہ اہل وفا — مصدر رحمت ہے وہ نور الہدیٰ
مصدر رحمت ہو وہ عالی ہمم — مصدر نعمت ہے وہ والا نعم
مصدر ارکان ہے محکم ستون — مصدر عرفان ہے وہ راہ نمون
مصدرِ اقطاب تاج اولیا — مصدر اقطاب فخر اولیا
مصدر اوصاف ہے صافی نہاد — مصدر بنیاد ہے صافی نہاد
مصدر باطن ہے وہ نور الہدیٰ — مصدر ظاہر ہے وہ راہ ہدا
مخزن شعرا ہے فردوسے زبان — مخزن شعرا ہے وہ طوسی زماں
معدن انصاف عادل نوشیرواں — معدن حکمت فلاطون زماں

ہادیٔ اسلام ہے عالی تبار — ہادیٔ دین ہے وہ باعزّ و وقار
مشعل ارکان ہے دار السلام — مشعل دین امامت السلام
السلام اے ماہ رفعت السلام — السلام اے ماہ طلعت السلام
السلام اے ہادیٔ روشن ضمیر — السلام اے بیکسون کے دستگیر
السلام اے گمرہون کے رہنما — السلام اے ہادئے ہر دو جہاں
السلام اے کارساز دردمند — السلام اے چارہ کار دردمند
السلام اے چاکرون کے دین پناہ — السلام اے چاکرون کے بادشاہ
السلام اے عابدون کے پارسا — السلام اے زاہدون کے پارسا
السلام اے اولیا کے پیشوا — السلام اے دین احمد پیشوا
السلام اے متقی کے اولیا — السلام اے عالمون کے اصفیا
السلام اے عاجزون کے دردمند — السلام اے اہل دین کے دردمند

السلام اے فاسقون کے بیخ کن — السلام اے ظالمون کے بیخ کن
السلام اے کافرون کے بیخ کن — السلام اے مشرکون کے بیخ کن
السلام اے مولوئے معنوی — السلام اے اصفیا کے متقی
السلام اے دین احمدؐ کے امام — السلام اے شاہ شاہان السلام

آستانہ پر بلا لیجے مجھے — اپنی رحمت سے نہ خالی رکھئے
آتش دوری جلاتی ہے مجھے — اور تپ ہجران ستاتی ہے مجھے
اے امام وقت تاج اولیا — تیری بیعت کر چکا ہون ریا

محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چندہیری ڈاکخانہ بوڈہانہ ضلع مظفر نگر

خاص شکریہ

لنگر اور مدرسہ کے لئے بھی مشکلات کی وجہ سے یکمشت چندہ کے واسطے تحریک کی گئی تھی۔ بہت سے احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء میں ان سب احباب کا نام بنام شکریہ ادا نہیں کر سکتا مگر خاص طور پر قابل ذکر شملہ کی جماعت ہے۔ جن کے سکرٹری بابو برکت علی صاحب نے ایک ایک سو روپیہ لنگر اور مدرسہ کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مدات میں بھی چندہ بھیجا ہے۔ یہ سب چندہ ماہوار چندون سے الگ ہے۔ ان احباب کی خدمت میں جنھون نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ التماس ہے۔ کہ جلدی توجہ فرماوین۔ تاکہ منتظلین کی تشویش رفع ہو۔ چندون کے لئے بھی سعی کرین۔ کہ وقت پر پہونچین۔ والسلام

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۲۷ر جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیّت

مین نبی بخش ولد میان نظام الدین قوم اوان ساکن مسمی آوان تحصیل لاہور حال لاہور کوچہ ددگراں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحدا در مطبوعہ فارم پر ہوتا ہے۔ لہذا درج نہین کیا گیا۔

۴۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ کہ میری جائداد موجودہ جس کی تفصیل یہ ہے۔ اراضی زرعی واقعہ مسمی آوان ڈ ڈیوالہ متعلقہ چاہ معہ چاہ موسومہ منشی نبی بخش والہ جو منظہر کی سالم اور واحد ملکیت ہے۔ ۲؍ حصہ چاہ معہ اراضی متعلقہ موسومہ چاہ سراج والہ جس کا منظہر مرتہن ہے۔ ۳؍ حصہ چاہ سجادہ والہ معہ اراضی جس کا منظہر مرتہن ہے۔

۴۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ آوان ڈھلی والہ جس مین تین کوٹھی اور ایک دالان معہ زمین سفید و صحن ہے۔ مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۵۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ موضع آوان مذکور مشتمل بر چار کوٹھی یک دالان دیگر کنال زمین سفید مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۶۔ ایک قطعہ مکان سہ منزلہ پختہ واقعہ محلہ ددگران لاہور جو منظہر کے پاس بعوض ساٹھ روپیہ رہن اور جسمین میری سکونت ہے۔

۷۔ بعض رقوم قرضہ بابت جو مختلف لوگون سے لینا ہین جن کے تمسکات وغیرہ میرے گھر مین موجود ہین۔

۸۔ میری ماہوار آمدنی تنخواہ کی جو سرکار سے پاتا ہون اس وقت ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ غرضکہ میری کل جائداد کی تخمینی مالیت اس وقت مبلغ دس ہزار روپیہ کے قریب ہے جن مین اراضیات زرعی واقعہ موضع آوان یارہ بھینی یار۔ لکھو ڈہیرہ مرل واقعہ پرگنہ لاہور بھی شامل ہین۔ اس تمام اپنی جائداد کے متعلق مین اس وقت بقائمی ہوش و حواس خود وصیت کرتا ہون کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ ان اغراض کی تکمیل کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اشاعت اسلام وغیرہ کے لئے قائم فرمائی ہین میرے مرنے کے بعد حضور ممدوح یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ البتہ اس قدر لکھنا ضروری سمجھتا ہون کہ چونکہ جائداد متفرق ہے اس لئے مین یا میرے ورثا اگر مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد حضور اقدس یا صدر انجمن احمدیہ مذکورۃ الصدر کو ادا کردین تو پھر اس جائداد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کردہ میری یا میرے ورثار کی ملکیت ہو جائیگا اور میرے مرنے کے بعد اس صورت مین کامل جائداد متروکہ میری میرے ورثار کی ملکیت ہوگی اور میرے پس ماندگان اگر ایک ہزار روپیہ نقد انجمن مذکور یا حضرت مسیح موعود کو ادا کردین تو اس صورت مین بھی جائداد کامل ان کی ہو جائیگی اور انجمن کے حصہ سے سبکدوش رہیگی۔

مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد میری جائداد مین جو ترقی و تنزل ہون گے وہ سب اسی وصیت کے زیر اثر ہون گے یعنی اس سب کا ۱/۱۰ حصہ میرے مرنے کے بعد انجمن مذکورۃ الصدر یا حضرت اقدس کا حق ہوگا لہذا یہ وصیت اس وقت بقائمی ہوش و حواس لکھدی تاکہ سند رہے۔ فقط ۱۶ر مئی ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح
مورخہ ۲۲ - جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

آج حسب معمول مین نے حضرت کیخدمت مین تازہ الہامات دریافت کرنے کے واسطے ایک عرضی بھیجی جو بمعہ جواب کے درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❋ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آج انشاء اللہ اخبار کی آخری کاپی لکھی جاویگی حضور تازہ الہامات سے مطلع فرماوین -

حضور کی جوتیون کا غلام عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - کئی دن سے حکمت اور مصلحت اللہ سے کوئی الہام نہین ہُوا - چند روز ہوئے - صرف یہ الہام ہُوا تھا -

اریک زلزلۃ الساعۃ

یعنے مین تجھے وہ زلزلہ دکھاؤن گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا - والسلام

میرزا غلام احمدؐ

انی احافظ کل من فی الدار

ہمارے بھائیون کو خوب معلوم ہے کہ حضور مسیحیت آپ کا یہ الہام مدت سے ہے اس پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے۔ جس کا جواب ریویو آف ریلیجنز کے فاضل ایڈیٹر نے ایسا کافی دیا ہے۔ کہ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اس اعتراض کا فیصلہ کر دیا گیا ہے ہم ناظرین کے فایدہ کے لئے وہ عبارت درج ذیل کرتے ہین۔

اس کے شائع ہونے پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ کشتی نوح مین کل من فی الدار سے مراد کل پیرو لئے گئے ہین اور اس کے ثبوت مین کشتی نوح کے یہ الفاظ پیش کئے ہوئے ہین۔ جو شخص میری تعلیم پر پورا عمل کرتا ہے۔ وہ اس میرے گھر مین داخل ہو جاتا ہے۔ جسکی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام مین یہ وعدہ ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار - یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے۔ مین اس کو بچاؤن گا۔ اس جگہ یہ نہین سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہین جو میرے اس خاک و خشت کے گھر مین بود و باش رکھتے ہین بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہین۔ میرے روحانی گھر مین داخل ہین چنانچہ اس عبارت کو نقل کر کے ایک معترض جو جھوٹ کو شیر مادر سمجھتا ہے۔ لکھتا ہے اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہین مرے گا۔ افسوس ہے کہ ان لوگون کی کجدلی یہان تک بڑھ گئی ہے۔ کہ راستی اور حق کی مطلق کچھ پروا نہین کرتے۔ ہم ایسے شخص کو بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہین یہ کہان سے نتیجہ نکلا کہ کوئی پیرو بھی نہین مرے گا پھر جہان سے اس چالاک معترض نے یہ فقرہ لیا ہے۔ اس سے پہلے بڑی وضاحت کے ساتھ سب کچھ بیان کیا گیا ہے۔ دیکھو کشتی نوح کے ابتدا مین ہی حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نے لکھا ہے۔ خدا نے چاہا ہے۔ کہ اس زمانہ مین انسانون کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھا دے۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے تجھ مین محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائین گے۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہین کرتا وہ تجھ مین سے نہین"

اب اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تین قسم کے لوگون کے متعلق ہے - اوّل خود مورد وحی علیہ الصلوۃ والسلام - دوم جو شخص اس کے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا - سوم - اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے اس مین محو ہو جائیگا - تیسری قسم کے لوگون کے متعلق کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ کی شرط ہے اور پھر تھوڑا آگے چل کر اس کی اور بھی تشریح کی ہے۔ اور نسبتاً اور مقابلۃً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل رہے گا۔ گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم مین ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت مین بھی کیس ہو جائے پس کشتی نوح مین دونون وعدے الگ موجود ہین۔ مگر یہ دعویٰ کہین نہین کیا گیا کہ جو شخص بیعت کریگا۔ اس کو طاعون نہین ہوگی۔ اس مین شک نہین کہ الدار کے روحانی معنے بھی ہین اور جسمانی بھی۔ مگر روحانی معنون کے لئے یعنی اس صورت مین جب بیعت کرنے والے اس وعدے مین شامل کئے گئے ہین تو ان کے ساتھ یہ شرط موجود ہے کہ وہ کامل طور پر تعلیم پر چلنے والے اور کامل پیروی اور اطاعت کرنے والے ہون اور کھلے الفاظ مین یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو

خدا کے علم مین ہو۔ ان مین سے بعض لوگ اس بیماری سے
مر بھی جائین گے۔ پس جہان تک دار کے جسمانی معنے
ہین۔ اللہ تعالے نے کھلے رنگ مین اس پیشگوئی کو پورا فرمایا
اور کوئی شخص نہین جو کہہ سکتا ہو کہ باوجود قادیان مین کئی دفعہ
طاعون کے نمودار ہونے کے اس دار کے رہنے والون
مین سے جو قریب ستّو کے پہونچ جاتے ہین ایک شخص بھی
مرا۔ باقی رہے دار کے روحانی معنے۔ سو اس کا علم اللہ تعالی
کو ہی ہے۔ کہ کون وہ شخص ہے۔ جو اس وعدہ مین آتا ہے
ہان جس رنگ کے معنے لو۔ اسی رنگ مین پیشگوئی پوری ہوگی

وصیت کنندگان سلسلہ عالیہ احمدیہ توجہ فرماوین

(۱) جو بزرگ صاحب زرعی اراضی ہین اور ان کی جائیداد
مین کچھ حصّہ جائیداد منقولہ بھی ہے اور وہ وصیت کرنے
کے وقت اپنی کل جائیداد کی قیمت لگا کر اس کا کوئی حصّہ وصیت
مین لکھدیا کرتے ہین۔ منقولہ جائیداد کی بعد ازمرگ تلاش بحالات
ہٰذا اور یہ بہت کچھ پسماندگان کی امانت اور وفات پر منحصر
ہے اور بعض وقت ان کے لئے موجب ابتلا ہو جاتا ہے
نیز اگر پسماندگان لالچ مین آکر یہ کہدین۔ کہ منقولہ جائیداد
مندرجہ وصیت وصیت کنندہ اپنی ہی زندگی مین ختم کر چکا
ہے۔ تو اس کے برخلاف انجمن احمدیہ کے پاس کوئی ثبوت
نہین۔ اس لئے میری رائے مین آتا ہے۔ کہ اگر ہمارے
دوست وصیت کے وقت کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ
کی قیمت لگا کر اور وصیت کا حصّہ متعین کر کے اسی
قیمت کی زمین اپنی جائیداد اراضی مین سے انجمن کے
لئے خاص کردین۔ اور نمبرات کی ہی تخصیص کرا کر اس وصیت کا
ذکر بصورت داخل خارج کا غذات مال مین کرادین۔ تو بہت سا
آرام ہو جائے گا۔ اور وصیت مین اراضی زرعی کا لکھدینا
صدقات جاریہ مین رہے گا۔

(۲)۔ مین وصیت کے مقابلہ مین ہبہ کو زیادہ پسند کرتا ہون کیونکہ
رواج اور قانوناً وصیت کے مقابل ہبہ کی کم قیود ہین۔

(۳) اگر زرعی پیشہ ممبران سلسلہ عالیہ کے ورثا بازگشت از
قسم برادران یا عمزاد یا ان کی اولاد مین سے ہون۔ تو
حتے الوسع اس امر کی کوشش چاہیئے۔ کہ اس قسم کے وارث
بازگشت وصیت نامہ یا ہبہ نامہ پر دستخط بطور شہادت کردین
اور اگر نہ کرین۔ تو خیر امر دیگر ہے۔

۴۔ جن احباب کے ورثا بازگشت سلسلہ کے عناد
کے باعث دستخط نہ کرین وہ احباب اگر وصیت کے مقابلہ
ہبہ کر کے داخل خارج کرادین تو بہت تنازعات
آئندہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور بہت کچھ ان کی زندگی مین
بھی ہو جائے گا۔

۵۔ کوئی امر اگر کسی دوست کے خیال مین اشکال طلب ہو تو
وصیت کرنے سے پہلے مجھ سے خط و کتابت
کر کے یہ وصیت لکھین کیونکہ وصیت بعض وقت قانونی
نقصون سے خالی نہین ہوتی۔ اور وصیت کو دیکھ
کر بہت سے امور پیدا ہو جاتے ہین۔ جن کے متعلق
ہم کو بہت سی خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔

۶۔ وصیت کنندگان کو حتے الوسع وصیت پر اپنی
ورثا مثلاً بیوی لڑکا لڑکی وغیرہ جو بالغ ہون ان کے
دستخط یا نشان انگوٹھا لگا دینا چاہیئے۔

۷۔ وصیت عموماً فارم پر لکھی جانی چاہیئے جو مفت
صدر انجمن احمدیہ قادیان سے مل سکتی ہے۔

۸۔ وصیتون پر حتے الوسع احمدی اور غیر احمدی گواہون
کی شہادت کرانی چاہیئے۔

۹۔ شروع سے لے کر آخیر تک ایک ہی قلم اور سیاہی
سے وصیت لکھنی چاہیئے۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور
مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان

سراج الاخبار مین خلاف بیانی

ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ جلال دین
جس کے نام سے ایک مضمون سراج الاخبار مین چھاپا گیا
ہے۔ اس نام کا کوئی لکھا پڑھا آدمی گولیکی مین نہین۔ اار جون
کے سراج مین مان لیا گیا ہے۔ کہ واقعی یہ بات ٹھیک
ہے اور مضمون ان پڑھ کے نام سے لکھا گیا ہے۔
ہم انشاء اللہ یہ بھی ثابت کر دین گے۔ کہ مضمون اس
نے خود بھی نہین لکھوایا۔ بلکہ اسے اس بات کا علم بھی
نہین۔ اب دو تین اور خلاف واقعہ امر لکھدئے گئے
ہین۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ ایڈیٹر سراج کیون اپنے نامہ نگار
پر اس قدر اعتبار کر کے اپنے وقار کو گراتا ہے۔
دیکھئے دعوی تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سورہ زلزال کی تفسیر نہین سمجھے۔ اب بجائے اس کے
کہ یہ الفاظ ہمارے سلسلہ کی کتابون سے نکالدیتے۔
نکالا تو یہ کہ ہمارے علماء نے جو ظاہری طور پر سورہ زلزال
کی یہ تفسیر کی ہے .... یہ سراسر غلط ہے۔ اب یہان
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کہان ہے؟ بتاؤ؟ اور
علماء نے یہ کب ثابت کر دیا ہے۔ کہ واقعی یہی معنے
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے
خیر ہم ایسے اعتراضات کے جواب ایک علیحدہ مضمون مین
دین گے۔ یہان صرف اشارةً بتا دیا جاتا ہے۔ کہ براہین احمدیہ
مین خدا فرماتا ہے۔" اس سے یہ ثابت نہین
ہوتا کہ وہ سب کلام آلہی ہے بلکہ یہ کہ اس مین الہام مندرج
ہین اور آپ ہماری کسی کتاب مین نہین دکھا سکتے۔ کہ آنحضرت صلعم
کی وحی غلط نکلی۔ بلکہ یہ ہے کہ انبیاء سے اجتہادی غلطی
وحی کے سمجھنے مین ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ صلح حدیبیہ
کے واقعہ کو ہر ایک مومن تسلیم کرتا ہے۔ خوجیانوالی
کا قصہ چھیڑ کر خود ہی یکے از حاضرین مجلس وعظ نے
اپنے واعظ کی بدتہذیبی کا ثبوت دیدیا۔ فالحمد للہ
علی ذالک۔ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ ذالک
ما کنا نبغ۔ دیکھئے خود ہی مانتا ہے کہ "بادشاہ نوی نے
غلام رسول احمدی کو طمانچہ رسید کیا تھا۔ کہ وہ بے ہوش
ہو کر آپ پر گرا تھا" کیا اس درندگی کے باوجود بھی
کوئی قابل خطاب سمجھا جا سکتا ہے کیا مناظر ایسے ہی
ہوتے ہین۔ پھر دیکھئے احمدی اخلاق کہ باوجود اس
کے کہ خود تمہارے لوگون ہی نے مجلس وعظ مین علامت
کی ادھر سے صبر و تحمل سے کام لیا گیا۔ اس پر چالاکی دیکھئے
کہ تھا نہ مین اطلاع دی احمدی مجھ پر بلوہ کر کے آئے۔ کیا
ایسا صریح جھوٹ ان لوگون کو دل ہی دل مین نادم نہین کرتا؟
جب کہ یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ حاضرین ہزار کے قریب
غیر احمدی اور صرف پانچ چھ احمدی تھے۔ اور تمہین
لوگون کے بار بار اصرار اور زبانی وعدون سے
آئے تھے۔ مگر پھر خلاف وعدہ جو سلوک کیا گیا اس
کے خود مقر ہو۔ باقی رہا ایک اور خلاف واقعہ بیان
کہ پیشاب نکل گیا۔ اس کے جواب مین مین یہی
کہون گا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین ثم لعنت اللہ علی الکاذبین
ثم لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ہان کتاب کا رہ جانا اور
اس کا واپس نہ کرنا یہ خود ہی مان لیا اچھا کیا کہ اپنے تقوی
اور حقوق العباد کی گمگشت کی گواہی دیدی۔ ایک اور بات
سنئے سراج مورخہ ۲۵ جون مین ایک نظم شائع کیگئی ہے
جو ہے میری مگر نام میرا نہین بلکہ کسی اور کے نام سے منسوب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت ۴۷

میں مسمات راج بی بی اہلیہ اسماعیل ولد غلام احمد ساکن پنڈال تحصیل وضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ حسو موم کے ہوں۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے۔ اس لئے درج نہیں کیا گیا

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرے پاس کچھ زیور ہے جو میرے باپ نے مجھ کو بخشش کیا ہوا ہے جس کی قیمت اس وقت ۱۲۵ روپیہ ہے اور کچھ میرے پاس وہ زیور ہے۔ جو میرے خاوند اسماعیل نے حق مہر میں دیا ہوا ہے۔ جس کی قیمت اس وقت ۱۲۵ ہے۔ اور ایک مکان بھی مجھ کو میرے خاوند اسماعیل نے حق مہر میں دیا ہوا ہے۔ جس کی قیمت اس وقت ۵۰ روپیہ ہے۔ اور یہ مکان موضع پنڈال تحصیل سیالکوٹ میں ہے اور اس کے حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال گلی شارع عام اور دکھن کی طرف سکونتی مکان دت نائی ولد بوٹے کا مکان ہے اور طرف مشرق دت نائی کا صحن ہے اور مغرب کی طرف اس میرے مکان کا صحن ہے یہ تمام میری جائیداد ہے جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ مبلغ ایک سو روپیہ کی ہوئی۔ اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں ہے آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے نصف حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد نصف حصہ جائیداد کا صدر انجمن احمدیہ کو سپرد کیا جائے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہے۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائیداد سے الگ کر کے اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس میری نصف جائیداد کی مالک ہے اور میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائیداد کی قیمت آئندہ بڑھ جائے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہے

(۵) میں اقرار کرتی ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد علاوہ جائیداد مذکورہ بالا کے پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائیداد متروکہ ثابت ہو۔ تو اس جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق ۴ میں وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہوں گی۔

۶۔ میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے۔ اگر میں قادیان مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوں یا کسی اور جگہ دفن ہوں۔ غرضیکہ ہر حیثیت میری یہی وصیت قائم رہے گی۔ فقط

تاریخ ۳۔ اپریل ۱۹۰۶ء

العبد۔ راج بی بی اہلیہ اسماعیل ساکن پنڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ اسمٰعیل احمدی خاوند راج بی بی " " "

گواہ شد۔ کرم داد نمبردار " " "

گواہ شد۔ غلام حسین ولد غلام احمد سکنہ کوٹلی ہرنرائن تحصیل وضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ غلام احمد احمدی ساکن کوٹلی ہرنرائن تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ فوجدار نمبردار احمدی سکنہ " " بقلم خود

گواہ شد۔ محمد رمضان ولد غلام احمد ساکن پنڈال تحصیل سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت نامہ بہاول شاہ

میں بہاول شاہ ولد شیر محمد قوم سید سبزواری ساکن مکووال تحصیل روپڑ ضلع انبالہ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے۔ اس لئے درج نہیں کیا گیا۔

۴۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت دو قطعہ اراضی جن میں سے ایک قطعہ تعدادی دو بیگھہ موضع کارخانہ کلاں اور دوسرا تعدادی ایک بیگھہ موضع کارخانہ خورد میں۔ اور ایک قطعہ ۱۰ بسوہ اراضی تعدادی دو بیگھہ موضع سید پور تحصیل روپڑ ضلع انبالہ میں بلا شرکت غیری میرے نام ہے۔ اور تخمیناً پانچ گھماؤں اراضی ۱۰ بسوہ میرے تیسرے حصہ کی بنجملہ پندرہ گھماؤں جس میں میرے دو حقیقی چچا مسمیان نذری زر بخش وانور شاہ بحصہ برابر شریک ہیں یعنے پندرہ گھماؤں میں سے دس گھماؤں ان کے حصہ میں اور پانچ گھماؤں میرے حصہ کی موضع شاہ پور سیداں تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر میں بروئے کاغذات سرکاری میرے نام ہے۔ سوائے اس کے موضع شاہ پور میں اور موضع الووال میں مزارعہ موروثی بھی ہیں[1]۔ جن پر میرا حق مالکانہ بھی ہے۔ سو میں نے بقائمی ہوش وحواس اپنی کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ سے دسواں حصہ دار الامان قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے قبرستان مقبرہ بہشتی کے نام وقف کر دیا۔ تاکہ میرے مرنے کے بعد اس کا ثواب واجر مجھ کو پہونچتا رہے۔ انجمن یعنی کارپردازان مقبرہ بہشتی کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو اور میری لکھی ہوئی تعداد سے بموجب کاغذات سرکار کمی یا زیادتی ہو۔ کل کے دسویں حصے پر اپنا قبضہ کرے۔ کوئی شخص میرے وارثوں سے میری اس وصیت کا مزاحم نہ ہوگا۔ لہذا بروبروئے گواہان وصیت ہذا کو تحریر کر کے نام وانگوٹھے گواہان ثبت کرتا ہوں تاکہ سند رہے۔ اور کوئی شخص مزاحم نہ ہو۔ المرقوم یکم جون ۱۹۰۷ء مطابق ۱۹۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ

العبد

بہاول شاہ ولد شیر محمد ساکن مکووال تحصیل روپڑ ضلع انبالہ بقلم خود

گواہ شد

احمد ولد منگتا قوم جٹ سکنہ موضع مکووال احمدی
نشان انگوٹھا

گواہ شد

قادر بخش ولد نتھا قوم جٹ سکنہ موضع مکووال احمدی
نشان انگوٹھا قادر بخش

[1] موضع الووال شاہ پور کی زمین میں آباد ہے۔ جہاں مزارعہ موروثی رہتے ہیں۔ اپنی عمر کی نسبت جو پہلے وصیت لکھ چکا ہوں۔ وہی قائم رہے گی۔

کمیاب ڈائری

احسان فرمایا۔ کہ احسان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس سے انسان اپنے بڑے بڑے مخالفوں کو زیر کرلیتا ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ میں ایک شخص تھا۔ جو کہ تمام لوگوں سے لڑائی رکھتا تھا اور کوئی ایسا آدمی نہ ملتا تھا جس سے اس کی صلح ہو یہان تک کہ اس کے بھائی اور عزیز اقارب بھی اس سے تنگ آچکے تھے اس سے مین نے بعض دفعہ معمولی سا سلوک کیا اور وہ اس کے بدلہ مین کبھی ہم سے برائی سے پیش نہ آتا بلکہ جب ملتا تو بڑے ادب سے گفتگو کرتا۔ اسی طرح ایک عرب ہمارے ہان آیا اور وہ وہابیون کا سخت مخالف تھا۔ یہان تک کہ جب اس کے سامنے وہابیون کا ذکر بھی کیا جاتا تو گالیون پر اتر آتا۔ اس نے یہان آکر بھی سخت گالیان دینی شروع کین اور وہابیون کو برا بھلا کہنے لگا۔ ہمنے اس کی کچھ پرواہ نہ کرکے اس کی خدمت خوب کی۔ اور اچھی طرح سے اس کی دعوت کی۔ اور ایک دن جب کہ وہ غصہ مین بھرا ہوا وہابیون کو خوب گالیان دے رہا تھا۔ کسی شخص نے اس کو کہا کہ جس کے گھر تم مہمان ٹھہرے ہو وہ بھی تو وہابی ہے۔ اسپر وہ خاموش ہوگیا اور اس شخص کا مجھ کو وہابی کہنا غلط نہ تھا۔ کیونکہ قرآن شریف کے بعد صحیح احادیث پر عمل کرنا ہی ضروری سمجھتا ہون۔ خیر وہ شخص چند دن کے بعد چلا گیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ لاہور مین مجھ کو پھر ملا۔ اگرچہ وہ وہابیون کی صورت دیکھنے کا بھی روادار نہ تھا۔ مگر چونکہ اس کی تواضع اچھی طرح سے کی تھی۔ اس لئے اس کا وہ تمام جوش وخروش دب گیا اور وہ بڑی مہربانی اور پیار سے مجھ کو ملا۔ چنانچہ بڑے اصرار کے ساتھ مجھ کو ساتھ لے گیا اور ایک چھوٹی سی مسجد مین جس کا کہ وہ امام مقرر ہوا تھا۔ مجھ کو بٹھلایا۔ اور خود نوکرون کیطرح پنکھا کرنے لگا اور بہت خوشامد کرنے لگا۔ کہ کچھ چار وغیرہ پی کر جاوین۔ پس دیکھو کہ احسان کس قدر دلون کو مسخر کرلیتا ہے (احسان کے کرشمہ اگر دنیا مین دیکھے جاوین تو اس قدر ہین۔ کہ ان کو شمار کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ خود نبی کریم اور ان کے اصحابہ رض کی زندگی پر اگر غور کیا جاوے تو ایسے صدہا واقعات ملین گے۔ کہ انہون نے احسان کے زبردست حربہ سے ایسے دشمنون کو زیر کیا جن کے زیر کرنے کے لئے تلوار کو ایک بہت عرصہ درکار تھا۔ مثلاً فتح مکہ کو ہی دیکھو کہ باوجود اس کے کہ مخالفان اسلام نے نبی کریم اور صحابہ کرام پر سخت سے سخت ظلم کئے تھے۔ ان کو وطن سے بے وطن کیا۔ ان کے رشتہ دارون اور عزیزون کو نہایت بیدردی اور ظلم سے شہید کیا اور جب وہ وطن چھوڑ کر مدینہ مین چلے گئے۔ تو وہان بھی جا پہونچے۔ اور بارہا غریب مسلمانون کو دہوکہ اور فریب سے شہید کیا۔ پھر سب سے بڑھ کر ان کے جان ومال سے پیارے دین کو خراب اور تباہ کرنا چاہا۔ مگر پھر بھی جب مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف کہدیا کہ لاتثریب علیکم الیوم۔ اور اسی طرح ان لوگون کو بغیر کسی سزا کے بالکل آزاد چھوڑ دیا۔ اور یہ ایک ایسا احسان تھا کہ اس کو تمام کفار نے علیٰ سبیل محسوس کیا اور انہون نے سمجھ لیا۔ کہ اتنا احسان ایک نبی کے سوا اور کوئی نہین کرسکتا۔ پس وہ ایسے سچے دل سے خدا اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے اور وہ کام جو تلوار سے نامکن اور بالکل ناممکن تھا۔ وہ ایک احسان سے دم بھر مین ہوگیا۔ پھر اسی طرح اور بہت سی مثالین ہین۔ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ کام جو اور کسی طرح نہین ہوسکتے۔ احسان سے ہوجاتے ہین۔ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْن۔ یعنی خدا تعالیٰ محسنون کے اجر ضائع نہین کرتا۔ پس ہر ایک کو چاہئے کہ محسن بننے کی کوشش کرے تاکہ مشکل اور تکلیف کے اوقات مین خدا اور اس کے بندے اس کے مددگار اور طرفدار ہون پس مبارک ہے وہ جو محسن بنتا ہے۔ ایڈیٹر)

ایک صاحب کی لڑکی بیمار تھی انہون نے اس کی دعا کے لئے تار بھیجا تھا۔ آپنے اس کو پڑھکر فرمایا کہ دیکھو یہ لوگ ہم سے کتنا اخلاص رکھتے ہین۔ جب کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو جھٹ ہماری طرف آتے اور دعا کے خواستگار ہوتے ہین۔ مین دعا کرونگا آگے شفا خدا کے اختیار مین ہے۔ چند دن ہوئے۔ مجھ کو الہام ہوا تھا۔ کہ لاہور سے ایک افسوسناک خبر آئی۔ چنانچہ یہ چھپ بھی چکا ہے اور اس الہام کی وجہ سے ہم نے ایک آدمی لاہور بھیجکر پچھوایا بھی تھا۔ کہ وہان کے دوستون کا کیا حال ہے مگر کیا معلوم تھا۔ کہ یہ چند دن کے بعد پورا ہوگا۔ (چنانچہ چند روز کے بعد خبر آئی۔ کہ مریض فوت ہوگیا ہے۔ چونکہ وہ ایک معصوم بچہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کو بخش ہی دیا ہوگا۔ خدا اس کے والدین کو اس کا نعم البدل عطا فرما دے۔ آمین۔ ایڈیٹر)

لنگر فرمایا۔ آج کل لوگ لنگر کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہین اور دوسری مدات کی طرف بہت متوجہ ہین حالانکہ سب سے ضروری مد یہی ہے۔ کیونکہ اس کیوجہ سے بہت سے لوگ علم حاصل کرتے ہین۔ بعض دفعہ کئی کئی دن تک ایک ایک دو دو روپیہ ہی آتے ہین اور خرچ دوسرے دن کا سو روپیہ ہوتا ہے۔ شاید اس کیوجہ یہ ہے۔ کہ دوسری مدات کی تحریکات ہمیشہ ہوتی رہتی ہین اور لنگر کی کوئی تحریک نہین ہوتی (اسجگہ پہ یہ مضمون اس لئے درج کیا گیا ہے۔ کہ احمدی جماعت توجہ فرمائے۔ خاص کر احمدی عورتین اس کام مین بہت سست ہین حالانکہ صحابہ کی عورتین دین کی امداد کے لئے ایسی تیار رہتی تہین کہ لڑائی کے وقت ساتھ رہتی تھین اور موقعہ کے وقت خود میدان کارزار مین پہونچکر مریضون کو اٹھا کر لاتین اور مرہم پٹی کرتی تہین اور مالی امداد مین بھی کچھ کم نہ تہین۔ ایڈیٹر)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دوماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۳	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعائیت نہ ہوسکے گی۔ بے فائدہ خط وکتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور ملاحظہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی

احیائے موتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بعالی جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام از خاکسار منشی نبی بخش شلخوان جناب مسٹر ہیرس صاحب بہادر اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور عرض ہے کہ یہ عاجز ۱۴ مئی سنہ ۰۶ء کو بعارضہ سخت ترین نمونیہ بیمار ہوا۔ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء سے اخویم جناب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن کا علاج شروع کیا اور نیز جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجنان بھی ان کے ساتھ علاج میں شامل رہے۔ یہ صاحبان از حد جانفشانی اور مہربانی سے علاج کرتے رہے خصوصاً ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے بروے اخوۃ ہمدردی میں حد کردی۔ بیماری یہان تک بڑہی کہ ظاہراً امید زندگانی یقیناً قطع ہوگئی۔ گھر کے تمام لوگ روتے تھے اور ہمسایہ وغیرہ لوگ کہتے تھے کہ نبی بخش کے بچے یتیم رہ جاوینگے برادرم ڈاکٹر نور محمد مالک ہمدم صحت لاہور جو ہر روز کئی دفعہ خبر گیری کے لئے تشریف لاتے تھے وہ اور ڈاکٹر صاحبان بھی حیران تھے کہ کیا ہوگا۔ بعد مایوسی کے اتفاق رائے یہ ہوا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں دعا کے لئے ہر روز ایک خط لکھا جاوے چنانچہ اسپر عمل شروع ہوا حضور کی طرف سے جواب آگیا کہ دعا کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں ڈاکٹر نور محمد صاحب نے قادیان میں پہونچ کر زبانی بھی خاکسار کے لئے دعا کرنے کے لئے عرض کیا اور حضور سے دعا کرنے کا وعدہ ہوا اور فرمایا کہ دعا کی جاتی ہے اور آئندہ بھی کی جاویگی۔ چون کہ میرے کانون مین آواز آئی کہ مرگیا ہے اور کئی آدمی ماتم پرسی کو بھی آگئے۔ تمام شہر و کچہری مین مشہور ہوگیا کہ منشی نبی بخش مرگیا ہے۔ دراصل میری حالت مردہ کے مشابہ تھی میرا ایمان اور یقین ہے اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ مین مردہ تھا بلکہ لوگ بھی مجھے مردہ سمجھ چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعا منظور ہوئی اور محمدی مسیح کے ہاتھ پر مردہ زندہ ہونے کا معجزہ ظاہر ہوا جس کے گواہ لاہور کی جماعت کے اکثر آدمی ہین۔ مین نے سنا تھا۔ کہ مسیح ابن مریم مردہ زندہ کرتے تھے۔ اور اب بچشم خود دیکھ لیا کہ محمدی مسیح کے ہاتھ پر مردہ زندہ ہوتے ہین۔ مجھے افسوس ہے ان لوگوں پر جو سنائی بات پر یقین رکھتے ہین اور چشم دید امر کو بہ سبب ضد و تعصب ذاتی کے نہین مانتے۔ اللہ تعالیٰ اس محمدی مسیح کو ہمارے سرون پر دیر تک قائم رکھے تا کہ سعید لوگ نشانات دیکھ کر فائدہ اٹھاوین۔

جائے خوف پر جانا

حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کے شاگردون مین سے ایک صاحب غلام محمد نام افغان کچھ عرصہ سے یہان آئے ہوئے ہین۔ ان کے باپ نے ان کو اپنے وطن افغانستان مین واپس بلایا ہے۔ جس پر انہون نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا ان کا خط اور حضرت کا جواب ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج کیا جاتا ہے غلام محمد صاحب کی اصل زبان پشتو ہے اور فارسی بہت کم جانتے ہین۔ ان کی تحریر بامحاورہ فارسی نہین۔ تاہم مین اس کو اصل الفاظ مین درج کرتا ہون۔

بحضور جناب حضرت اقدس رسول اللہ و خلیفۃ اللہ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ و السلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ امابعد عرض بندہ خاکسار این است۔ کہ از جانب والد صاحب من مکتوب آمدہ است۔ نقلش بر پشت این کاغذ نوشتہ ام لیکن حاصلش این است کہ ضرور بخانہ خود بیائید و اگر نیامدی من در روز آخرت از شما بیزار ہستم و دل من از شما آزردہ است۔ و خود من درین امر بسیار عذرہا دارم اول این است کہ از حضور حضرت اقدس من دور مے شوم و این در دل من از قتل و از ہر مصیبت و از ہر خسران زیادہ تر محسوس مے شود۔ دیگر این کہ سبق قرآن شریف میخوانم بعض حاصل کردہ و اکثر ماندہ است و ایضاً کتاب ہائے حضرۃ اقدس مطالعہ مے کنم۔ اندک اندک مطالعہ کردہ ام اکثر ماندہ است و این ہر دو در آن ملک حاصل نمے شود من محروم مے شوم۔ این ہم از قتل بدتر و شدید تر است دیگر اینکہ در ملک من خوف ہلاکت جان ہم است و خوف ہلاکت دین ہم است و ہر دو را من خود بخود محسوس نمودہ ام و تجربہ کردہ ام چنان کہ صاحب نور مرحوم برادر احمد نور بملک خود آمدہ بود پس او سپاہان شدید مقرر شدہ بود لیکن بہ سبب گریخت کردن نجات یافت والا ہلاک بود۔ و خود من در ملک خود از صاحب نور مرحوم در باب مریدی مسیح موعود در آن ملک در شہرت کم نیستم بلکہ مشہور تر ہستم۔ چراکہ در زمانہ سابقہ ہمراہ شہید عبد الرحمان اینجا آمدہ و در بیعت داخل شدہ بودم و در ملک خود مردمان را حال من خوب معلوم است و ایضاً در حق خود من این تجربہ کردہ ام و محسوس نمودہ ام۔ کہ بعد از شہادت شہید مرحوم مولویہا ئے آن ملک ہمراہ من بسیار نزاع کردند۔ چراکہ در آن ملک مثل روز روشن آشکارہ ہستم کہ این از پیروان و مریدان شہید مرحوم است۔ و بر یک محنت ہا و خوفہا بسر خود مے برداشتم۔ چراکہ والد صاحب من در آن وقت نیز ہمین گفت کہ اگر شما بر دید من از شما ناراض ہستم۔ از سبب لاچاری کار دین را پوشیدہ مے کردم۔ خوب میدانستم کہ بسیار گنہگار ہستم چراکہ اقوال و افعال من مثل اہل تشیع بود در تقیہ کردن۔ علاوہ براین بعض دشمنان من کہ نہایت شدید تر مخالف اند بحاکمان آن ملک اطلاع کردن کہ این شخص از اتباع آن شخص است کہ خود را مسیح موعود و مہدی مے گوید و از تلمیذان شہید مرحوم است بایدکہ محبوس شود و مثل استاد خود برجم شود۔ چراکہ در کفر او ہیچ شک نیست و آنہا این منظور کردہ بودند و نیز مطابق گفتہ آنہا قصد کردہ بود لیکن محض بہ فضل اللہ تعالےٰ محفوظ شدہ این جا آمدہ ام۔ چراکہ دل خود فتوے داد کہ الحال در این باب ہجرت اطاعت والدین بر من لازم نیست و درین جا قصد محکم کردم کہ واپس نمیروم ہجرت اختیار کردہ اہل خانہ خود و مال و اسباب خود را خالصۃ للہ گذاشتم الحال اگر بروم۔ ہجرت نیز شکستہ مے شود۔ و ایضاً وصیت کردہ ام در باب مقبرہ بہشتی از دفن آن نیز محروم مے شوم۔ چراکہ باز آمدن نمے توانم بہ این سبب کہ ہر وقت کہ من مے آیم والد صاحب من باز ناراض مے شود حال این است کہ مخالف ہم نیست و بذریعہ کاغذ در بیعت ہم داخل است۔ و بر این اقوال خود۔ مولوی عبد الستار صاحب و سید احمد نور صاحب ہر دو شاہدان دارم۔ الغرض برائے من نہایت ابتلا پیش شدہ است۔ چراکہ من تجربہ کردہ ام کہ در آن وطن دین بر دنیا مقدم نمے شود بلکہ ہرگز محفوظ نمے شود اگر حفاظت دین خود مے کند خود را در معرض ہلاک انداختن در حق خود من یقیناً محسوس مے بینم چراکہ من خود بخود دیدہ و تجربہ کردہ ام و از دیگر طرف حکم اطاعت والدین است۔ اولاً امید دارم۔ کہ حضرت اقدس دعا مرحمت نمایند کہ از ہر ابتلا و از ہر شر محفوظ شوم دوم درخواست فیصلہ این امر مذکورہ دارم۔ اگرچہ دل خود فتوے مے دہند۔ کہ من معذور ہستم اطاعت والدین خود بر من لازم نیست لیکن کار دین باریک تر است بغیر از حکم و فیصلہ کردن حضرت اقدس فتوے و فیصلہ منظور و معتبر نیست۔

العارض

خاکسار غلام محمد افغان احمدی از قادیان

نقل مکتوب حضرت اقدس کہ بر پشت مکتوب من نوشتہ بود این است

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مکتوب شما بغور خواندم نزدم بحکم آیت کریمہ لاتلقوا بایدیکم الی التہلکہ معذور ہستید جان خود

ناحق تلف کردن وایمان را در معرض خطر انداختن روا نیست۔ بنویسید کہ من از اطاعت شما بیرون نیستم۔ و از دل و جان تا حکم شریعت اطاعت شما مے کنم۔ لیکن چون درآمدن جان خود را در معرض مے بینم۔ ازین وجہ معذورم۔ ازین بیش آنچہ بمولوی عبد اللطیف کردہ اند مخفی نیست ومن درآن ملک دین امر شہرت دارم کہ از جماعت مولوی عبد اللطیف ہستم و در سلسلۂ احمدیہ داخلم۔ ہان بہتر است کہ زوجۂ من نزد من بیاید ہیچ مانع نیست غرض در رفتن خطر است درآن ملک خوف خدا نیست ومردم وحشی سیرت ہستند۔ والسلام

مرزا غلام احمدؐ

صحیح پتہ

جب دنیا مین گناہ اور نافرمانی زیادہ پھیل گئی تو مہربان باپ نے اپنی قدیم سُنّت کے مطابق اپنے وعدہ کو پورا کیا اور ہمارے پاس ایک رسول بھیجا جو بہت سے سچائی کے روشن نشان اپنے ساتھ لایا۔ مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا اور بہت تھوڑی سعید روحون نے اس کی آواز کو پہچانا۔ تب باپ نے ناراض ہو کر طرح طرح کی بیماریون طاعون وغیرہ زلازل کے دکھون سے دنیا کو بیدار کرنا چاہا اور بہت سی نجس روحون کو........

جو اس کے رسول کے کاروبار مین حائل ہوئے ہلاک کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیا۔ اور اپنے رسول کی سچائی پر مہر کی۔ مگر اس عرصہ مین دھرتی ماتا ہم پر مہربان رہی اور روٹیون کی افراط رہی۔ مگر اس سال مادر مہربان بھی ناراض ہو گئی ہے۔ غلہ کی پیداواری بہت کم ہوئی ہے اور جس قدر غلہ ہوا ہے وہ بارشون کی وجہ سے خراب اور ذخیرہ کے قابل نہین رہا اس واسطے قحط کے آثار نمایان ہین اور روٹیون کا گھاٹا نظر آرہا ہے۔ ابھی ہاڑ کا مہینہ ہے۔ اور ۱۳ ثار غلہ بک رہا ہے۔ وہ بھی خراب اور ناقابل ذخیرہ ہے۔ علاوہ اس کے ایک مشترک قوم کے باعث حکومت کی طرف سے بھی طرح طرح کی رکاوٹین میل جول اور کاروبار مین حایل ہوتی جاتی ہین۔ پس ایسی صورت مین جبکہ پتا پرماتما بھی ناراض اور دھرتی ماتا بھی ناراض اور بادشاہ وقت بھی ناراض ہے تمہارے بچاؤ کی اور کوئی صورت نظر نہین آتی کہ تم باپ سے صلح کرو اور اپنے گذشتہ گناہون کی معافی مانگو اور اپنی مادر مہربان کی گود مین شوخی سے نہ کودو۔ بادشاہ وقت کی اطاعت کرو۔ اور اسکے کاروبار مملکت رانی.... مین حد سے زیادہ نکتہ چینی نہ کرو۔ تمہاری صلح کے واسطے ایک ایلچی اس وقت تم مین موجود ہے اس کی آواز پر کان دھرو۔ اور اس کی باتون پر ٹھٹھہ اور مذاق نہ کرو۔ اور آنے والے عذاب سے ڈرو۔ قحط کا عذاب سب عذابون سے خطرناک ہے۔ یہ ایلچی تمہارا خیرخواہ ہے اور تمہاری بہتری کے واسطے باپ نے اسے نازل کیا ہے اور یہ بھی وقت پر تمہاری مدد کے واسطے آیا ہے اور اسی طرح اسکا ظہور ہوا ہے۔ جیسے کہ اس سے پہلے ایلچیون کا ظہور ہوا تھا خوب یاد رکھو کہ اگر یہ ایلچی بھی تم سے تمہاری شوخیون کی وجہ سے ناراض ہو گیا تو جیسے کہ اس سے پہلے ایلچی ناراض ہوئے تھے تو نتیجہ ظاہر ہے۔ مگر چونکہ یہ ایلچی ایک ایسے ایلچی کا مظہر ہے۔ جس کو باپ نے رحمت للعالمین کے خطاب سے یاد کیا تھا۔ اس واسطے امید نہین کہ یہ تم پر ناراض ہو تاہم تم کو چاہیئے۔ کہ حتے المقدور وہ فعل نہ کرو جو ناراضگی کا باعث ہو یہ ایلچی تم سے وہی چاہتا ہے جو پہلون نے پچھلون سے چاہا مین بار بار تم سے یہی کہون گا کہ کم سے کم ٹھٹھہ اور گستاخی نہ کرو اور اس کے نشانون پر غور کر کے صحیح نتیجہ نکالو۔ فقط

رقیمہ نیاز۔ خاکسار شیخ عطا محمدؐ اورسیر چھاؤنی انبالہ

اسلام کے نادان دوست

بعض آیات قرآنی واحادیث رسول ربانی کی غلط فہمی سے

ہمارے بعض علمار نے دشمنان اسلام ومخالفان دین خیرالانام کو جس قدر اعتراضات بے جا والزامات ناروا کا موقعہ دیا ہے وہ ناظرین کتب مخالفین سے مخفی نہین آجکل ہمارے علاقہ مین اسقاطی ملانون کی تیغ فتوے سے جو انہون نے طاعون کے بارہ مین دیا۔ اسلام اور اہل اسلام کو جس ظلم کے ساتھ قتل کیا جا رہا ہے اس کے بیان کرنے کی قلم مین طاقت نہین جاہل سے جاہل مخالف بھی ان مردہ شوا اور اسقاط خور ملاؤن کے علم سے بیزار اور سیہ دل سے سیہ دل دشمن کی آنکھ بھی مسلمانون کی اس تباہی و بربادی کو دیکھ مارے رحم کے بجائے آب خونبار ہے مسلمانان موضع دولمیال۔ تترال۔ کھوکھر بالا کو مسجد کے امامت پیشہ ملانون نے یہ حکم سنایا۔ کہ جو مسلمان طاعون زدہ مکانات سے باہر نکلے وہ اسلام سے باہر ہے۔ ایسے آدمی کے مرنے پر کفن دفن مین شریک ہونا شرعاً ناجائز ہے جن لوگون نے اس حکم کی تعمیل کی اب اُن مین سے کچھ قلیل ہی زندہ ہین۔ کنبے کے کنبے اور گھرون کے گھر تباہ ہو گئے اور ہو رہے ہین۔ تنگ و تاریک کوٹھڑیون کے بجالون اور پاس کے بند مکانات کے اندر چوہون کے مرنے اور مریضون کی قے و اسہال سے اسقدر عفونت اور بدبو پھیلی کہ گلیون سے گذر نا مشکل ہو گیا ان گندے اور عفونت دار مکانون مین جو طاعون کے زہریلے مواد سے پُر ہین۔ مسلمانون کو ہلاک ہوتے دیکھ کر بعض ہندو یہ کہتے ہین اسلام مین وضو غسل وغیرہ طریق عبادت تو بہت عمدہ ہے۔ مگر طاعون زدہ مکانات مین بیٹھے رہنا [illegible] کا فعل بہت ہی قابل نفرت ہے۔ جب تجربہ سے ثابت ہو گیا کہ طاعون ایک متعدی مرض ہے اور بہ نسبت گھرون کے میدان کی ہوا مین اس کا اثر کم ہوتا ہے اور انسان کا دل و دماغ بھی فطرتاً غلاظت و بدبو سے متنفر ہے۔ تو پھر نہین معلوم مسلمانون کے پیغمبر نے فطرت انسانی اور صحیح تجربہ کے برخلاف کیون تعلیم دی۔ افسوس ہمارے ملّان محض اسقاط وصدقہ خیرات کے لالچ سے کہ باہر نکلنے مین کہین اموات مین کمی واقعہ نہ ہو۔ قرآنی آیات۔ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ اور والرجز فاہجر وغیرہ کی مطلق پرواہ نہین کرتے اور بطور علاج کے ہلکی ہوا مین رہنے کو خلاف توکل وتقدیر سمجھ کر ناواقف اور سادہ لوگون کے زیورات وپارچات بلکہ مال مویشیون تک اپنی چھو منتر سے لوٹ رہے ہین۔ چنانچہ ان ہر سہ مواضع مرقومۃ الصدر سے سینکڑون روپے انہون نے طرح طرح کے مکائد سے وصول کئے۔ کوئی تعویذ گنڈا سے پیٹ پالتا ہے کوئی ابائی سند سے کرشا ڈالتا ہے۔ گویا ان کی اپنی جو تجاویز و تدابیر ہین وہ تو بالکل موافق قضا و تقدیر ہین۔ لیکن کسی دوسرے خیرخواہ کی خیرخواہی ان کے نزدیک کفر و گمراہی ہے۔ عوام کالانعام کو یہ کہہ کر کہ تقدیر مین جو کچھ لکھا ہے ہو کر رہے گا کسی کی حیات مقدرہ سے ایک سانس بھی کم و بیش نہین ہو سکتا۔ باہر بھی وہی خدا ہے جو گھرون مین ہے۔ تم لوگ شہیدی چھوڑ کر کیون بھاگتے ہو۔ ایسا دلیر کر دیا کہ یہ لوگ چوہون کے اٹھانے اور مریضون کے پاس جانے مین ذرا احتیاط نہین کرتے۔ راقم نے ایک عورت ساکنہ تترال کو یہ کہتے سنا کہ کل ہمارے گھر سے مردہ چوہے نکلے مگر میا خاوند مکان کو اس لئے نہین چھوڑتا کہ شہادت کا درجہ ہاتھ سے جاتا ہے۔ بھلا ان ملانون سے کوئی پوچھے۔ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود وعدہ آلٰہی۔ واللہ یعصمک من الناس۔ کیون مکہ مبارکہ سے بھاگ کر غار مین پناہ لی اور لڑائی مین اپنے ہاتھ مبارک سے خندق کھودی کیا نعوذ باللہ انہون نے مسئلہ تقدیر و توکل کے سمجھنے مین غلطی کھائی۔ اگر قبل از اجل مسمی ہلاکت کا اندیشہ نہین۔ تو حضرت نوحؑ

علیہ السلام کے اس قول کا اطیعون یغفرلکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمّیٰ کا کیا مطلب ہے۔ بطور علاج تبدیلی مکان اگر شرک و کفر ہے۔ تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اشخاص کو بوجہ ناموافقت آب و ہوا مدینہ طیبہ سے باہر اونٹوں مین رہنے کا حکم فرمایا کیا وہ اس بنا پر نہ تہا کہ صحرائی غذا مین صحت بخشی کی زیادہ قوت تھی۔ اسلام کے نادان دوستو تمہاری ان غلط فہمیون سے اسلام بہی بدنام ہوگیا۔ اگر تم مین خدا ترسی اور حق شناسی کا مادہ ہوتا۔ تو طاعون کے اصل علاج یعنے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی شناخت سے محروم رہکر تم کیون اس عذاب سے ہلاک ہوتے اور دوسرون کے لئے موجب ہلاکت پڑتے۔ مین حیران ہون۔ کہ جب بہت سی احادیث صحیحہ اور روایات صریحہ کو محض تعصب مذہبی اور تسلب مشربی کی وجہ سے تم نے پس پشت ڈالدیا۔ تو حدیث طاعون کے ایک آدہ لفظ کے مرادی معنے لینے مین تمہارا کیا حرج تہا۔ یعنے حدیث فلیس من عبد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہٖ۔ واذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بھا فلا تخرجوا فرارًا منہ۔ مین وہ قرار اور منہی عنہ ہے۔ جو دوسری زمین مین ہوتا۔ کہ اس زمین کے لوگ بہی اس مرض مین مبتلا نہ ہون۔ متعدی امراض سے بچنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت تاکید فرمائی ہے۔ فرّ من المجذوم کما تفرّ من الاسد۔ اس نقل مکانی کا نام فرار نہین جو بطور علاج کے اسی زمین مین ایک مکان سے دوسرے مکان یا میدان مین ہو شہر کی زمین خود شہر مین داخل ہے۔ قرآن شریف مین ہے سقنٰہ لبلد میّت۔ والبلد الطیّب یخرج نباتہ باذن ربہ۔ ظاہر ہے۔ کہ کہیتی باڑی باہر زمین مین ہوتی ہے نہ گہرون مین۔ حدیث کا یہ جملہ۔ واذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ بتارہا ہے۔ کہ توکل و تقدیر کا یہ مطلب نہین جو ان لوگون نے سمجھ رکہا ہے۔ ورنہ طاعون زدہ زمین مین جانے مین کیا خوف ہے وہان بہی خدا اور وہی تقدیر ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام مین طاعون سن کر واپسی کا حکم دیا۔ تو ابو عبیدہ نے یہی تقدیر کا سوال پیش کیا اور کہا افرارًا من قدر اللّٰہ۔ کیا آپ تقدیر سے بہاگتے ہین تب حضرت عمر نے فرمایا۔ نفرّ من قدر اللّٰہ الی قدر اللّٰہ۔ یعنی یہ بہاگنا بہی خدا کی تقدیر ہے اور جو کچھ ہوتا ہے تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے۔ الغرض دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت مین سونپنے کا نام شہادت نہین مثلاً اگر کوئی احمق اس حدیث المبطون شہید والمطعون شہید کو پڑھ کر یا سنکر کروٹن آئیل وغیرہ تیز مسہل کی زیادہ خوراک سے اپنے نفس کو بذریعہ اسہال ہلاک کر دے تو کیا ایسا جاہل عنداللہ شہید کہلا سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہین کہ سینکڑون نام کے مسلمان نماز روزہ سے غافل شرک چوری۔ زنا۔ وغیرہ گناہون کی حالت مین اس عذاب سے مر رہے ہین ہمارے مولویصاحبان بتاوین کہ آیا یہ سب کے سب ان کے نزدیک زمرۂ شہدا مین داخل ہین۔ میرے نزدیک تو ایسے شہید اس پنجابی مثل کے مصداق ہین۔ "دو راہ جاندا ماریا دم .... شہید"۔ بیشک طاعون سے فوت ہونیوالا مومن شہید ہے مگر یہ لوگ خصوصاً مسلمانان دولمیال۔ تترال جو جماعت احمدیہ کے سخت دشمن ہین یہ تو بوجہ تکذیب و تکفیر مثیل مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے مثیل یہود ہین نہ مومن۔ حدیث شریف مین ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما۔ ومن دعا مومنًا بکفر فھو کقتلہ۔ اور یہان کے لوگ باوجودیکہ ہم خدا۔ رسول کے قائل ہین نمازین پڑھتے ہین روزے رکہتے ہین پہر بہی کافر۔ ملعون۔ مرتد کہتے ہین۔ ذرا نہین ڈرتے۔ کیا عالم کیا جاہل کیا مرد کیا عورت ہر ایک کا رات دن یہی شغل ہے۔ مسجدون۔ بیٹھکون۔ گلیون جہان تین چار جمع ہو کر بیٹھتے ہین وہان بجز اس کے کوئی ذکر نہین۔ کہ مرزائیون نے اسلام بگاڑ دیا قدیمی اامون کے پیچھے نمازین پڑہنی چہوڑ دین۔

بعض شریر الطبع اور جوشیلے آدمی توہین اور ہمارے امام علیہ الصلوۃ والسلام کو نہایت ہی ناپاک اور گندے الفاظ سے یاد کرتے ہین کیون محض اس لئے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے قائل نہین نہ انکو انیس سو برس سے بغیر طعام اسی خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ مانتے ہین اور نہ انکو خالق طیور اور عالم الغیب جانتے ہین اور نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہی مسیح ناصری آسمان سے نازل ہوکر جناب سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کامل کے بعض احکام منسوخ کر دیگا علاوہ اس کے ان کے نزدیک ہمارا یہ قصور بہی ہے۔ کہ ہم دجال مین خدائی صفات تسلیم نہین کرتے جیسا کہ انکا اعتقاد ہے کہ وہ اپنی مرضی اور حکم سے جب چاہیگا مینہہ برسائیگا۔ کھیتی پیدا کرے گا۔ مردے زندہ کریگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب ہمکو کافر کہنے والے ذرا اپنے گریبان مین منہہ ڈالکر سوچین کہ حدیث بالا کی رو سے کون کافر ہے اور کن مظلوم اور مقتول مومنون کے قصاص مین آسمانی عدالت نے اپنی افواج کو حکم دیا کہ یہودی خصلت ملزمان کو طاعونی صلیب پر لٹکایا جائے جن کی لاشین سنبہالنے سے تم لوگ اے باشندگان دولمیال و تترال تنگ آگئے۔ رات کے اندہیرون اور طوفانی بارشون مین جس تکلیف کے ساتھ اس بوجھ کو تم اپنے کندہون سے اتار رہے ہو اس حالت کو کبہی پہلے بہی تم نے یا تمہارے باپ دادا نے دیکھا ہے۔ یہ جو دردناک موتون سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ کیا پہلے ہی سے تم کو اس کی خبر نہین دیگئی۔ فصلون کا گڑے اور کنگی سے ضائع ہو جانا۔ ہر روز بارش اور آندہی کا آنا۔ بادلون کی کڑک اور بجلی کا جلانا۔ آسمان کا غضبناک ہو کر آگ برسانا۔ جیٹھ ہاڑ مین سردی کی وہ شدت کہ بغیر لحاف کے گذارہ نہین کیا اب بہی اے غافلو۔ "آسمان ٹوٹ پڑا سارا" نہین۔ سو یاد رکہو بغیر اطاعت امام الوقت کے ان آفات سے کبہی چھٹکارا نہین۔ انّ اللّٰہ لا یغیّر ما بقوم حتی یغیّروا ما بانفسھم بالآخر مین اپنے علاقہ کہون کے رئیس المکذبین کی چند اشعار مین دعوت کرتا ہون شاید وہ فتوے کفر سے باز آ گر میرے لئے ثواب کا موجب ہو۔

نظم

میرے بہائی مین گناہی سن گواہی آسماں
دل سے مانا ہے پچھانا بسنے آنا آگیا
وہ پیارا سوہنا سارا دین ہمارا جس سنوارا
ہندو ہارے بہی نصاری مارے سارے کر ذلیل
ساتھ ڈوئی جو کہ ہوئی سمجھے کوئی کر خیال
جیوسامی۔ لیکھرامی خود ناکامی مین گئے (دیانند)
سوم اول دوم اچھر۔ سوم ان کے رشتہ دار (رچھپال چند) (سومراج)
خود قصوری بو قصوری بات پوری کر گیا (غلام دستگیر)
جمون والا جو منہہ کالا طوق ذلت گل مین ڈالا (چراغ دین)
وہ لودہانی کرنا وانی جس نشانی طلب کی (سعد اللہ)
جب چھپائی تہی گواہی ڈیل آتھم بہر نہ پائی
دولمیالی ہاتھ خالی خستہ حالی مین مرا (فقیر مرزا)
رعب سایہ ہر جا چھایا دین غالب کر دکہایا
قادیانی آسمانی ان کو بانی اے عزیزہ

روشنائی پر سیاہی آ وکھائی جس نشان (کسوف خسوف)
کب بہانہ پیش جانا ہو روانہ قادیان
فرض ہمارا سمجھ یارا کر نظارہ دلستان (بروز قیامت)
رب اتارے دن مین تارے آگ انگارے ہر مکان (حضرت مسیح موعود)
حق نیکوئی راستگوئی پیشگوئی ہو عیان (۱۴ مارچ کا واقعہ)
چہوڑ خامی ویدحامی کر جذامی ہندوان
اوم والے سوم گالے موم واگہر بدزبان
اس کا پدری پہر لاہوری دعوی طوری ہر کہان
لڑکا بالا ابہی سنبہالا قہر بالا ناگہان (الٰہی بخش)
غم حیرانی مین وہانی عمر فانی رائگان (مامون)
کچھ نہ آئی کام تنہائی اس خدائی ناتوان
دے پیالی رحیم والی جس نکالی ملک جان
جس بلایا دے گرایا ایسا آیا پہلوان (طاعون)
فانی کیڑے جاتی ان کے جاتی دشمن بے نشان (سمجھا)

کرداد احمدی از دولمیال ضلع جہلم

رسید زر

۲۱ جون ۱۹۰۷ء

۱۶۵۳ حسن الدین صاحب ۸

۲۲ جون ۱۹۰۷ء

۱۶۵۴ - نظام الدین صاحب ۸

۱۶۶۴ - امیرالدین صاحب ۸

۱۶۴۴ - محمد اروڑا صاحب ۶

۲۳ جون ۱۹۰۷ء

۸۳۴ - مستری قطب الدین صاحب ۸

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

رحمت اللہ - گٹھالیاں پسرور سیالکوٹ

سلطان بی بی " " "

حکم الدین " " "

ساون " " "

شکر اللہ " " "

محمد علی " " "

احمد علی " " "

غلام علی " " "

محمد خورشید عالم " "

مسماۃ صاحب بی بی " " "

مسماۃ حسن بی بی " "

رسول بی بی " " "

رسول بی بی اہلیہ غلام علی " "

برکت بی بی " "

مسماۃ ریشم بی بی " "

طالع بی بی " "

رابعہ بی بی " "

فضل الدین " "

نظام الدین " "

فقیر " " "

جیواں " "

سلطان مع اہلیہ " "

عمرالدین " "

خیرالدین " "

کرم الدین صاحب پوہلہ گلہ مہاران سیالکوٹ

مستری علم دین صاحب الوالی گگھڑ - گوجرانوالہ

عبدالرحیم ولد شیخ عبدالکریم صاحب وزیر آباد

لدہا - غلام محمد زرگر جتوں

بقا محمد صاحب مدرس بوچھال کلاں ضلع جہلم

فرید بخش - میاں وال

فتح الدین والد نبی بخش

خلاصی ملازم ناگدا متھرا ریلوے

یار محمد کریام

عزیز الدین صاحب گرداور بہونہ فتح آباد - حصار

رحمت خان گوریکی گوجرات

والدہ احمدالدین صاحب کھاریاں

حیدر خلاصی ملازم ناگدا متھرا ریلوے

اسمٰعیل صاحب پٹواری کلاس والہ پسرور سیالکوٹ

محمد خان - دھیرکے کلاں گجرات

حاکم بیر بخش " "

امیر بخش " "

جلال الدین صاحب قانون گو گھمن کلاں تحصیل و ضلع گورداسپور

زینب - عباس پور لائل پور

اہلیہ نیاز محمد " "

محمد " "

احمد " "

حاکم - گٹھالیاں پسرور سیالکوٹ

حاکم بی بی " "

نور بہری " "

محمد علی " "

اللہ دتا " "

فتحدین " "

عبداللہ کشمیری پوہلہ گلہ مہاران رعیہ - سیالکوٹ

اللہ دتہ تخت ہزارہ بھیرہ

چودہری حسین بخش صاحب مہموال جونڈہ سیالکوٹ

شیخ محمد امین صاحب بھیرہ شاہ پور

ثناء اللہ صاحب کالا خطائی رعیہ - سیالکوٹ

امیر الدین صاحب سب انسپکٹر تونسہ - ڈیرہ غازی خان

سلطان خان نمبر ۵۰۰ پولیس کنسٹبل ہانگ کانگ چین

احمد دین خانساماں شفاخانہ زنانہ بھیرہ

چراغ الدین ولد الٰہی بخش صاحب سیکھواں - گورداسپور

عبدالسبحان ولد سوہن سیکھواں گورداسپور

خیرالدین ولد نظام الدین صاحب تلونڈی گورداسپور

نور احمد ولد شرف الدین سوہنی گٹھالیاں پسرور سیالکوٹ

امام الدین ولد حیتی موضع گٹھالیاں پسرور سیالکوٹ

محمد عبداللہ ولد قطب الدین صاحب باجرا ضلع گوجرات

عبداللہ ولد رحمت اللہ صاحب طالب علم تعلیم الاسلام قادیان

صوفی کریم ولد بلند کشمیری معرفت میاں احمد دین صاحب محرر ڈسٹرکٹ بورڈ کوہاٹ

ظفر اللہ خان صاحب ولد عبداللہ خان صاحب بہلول پور - لائل پور

رانہ مان بی بی بہلول پور لائل پور -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشخطی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت [illegible] اور مجلد [illegible] بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدارس میں اس کی قیمت میں ایک خاص رعایت کی گئی یعنی [illegible] کر دی گئی تھی یعنی مجلد براہین احمدیہ کی قیمت [illegible] چونکہ اس رعایت کا اشتہار [illegible] مزید رعایت [illegible] درخواست آئی کہ براہین احمدیہ مجلد [illegible] اور مجلد [illegible] [illegible] قیمت میں بھی رعایت [illegible]

پس براہین کی رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں تھوڑی باقی رہ گئی ہیں [illegible] جلدی [illegible]

ناظم بکڈپو قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید فرمادین

غیر معمولی رعایت

بطور موقعہ ۳۱ جولائی تک

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت مین ۳۱ جولائی تک

رعایت کیگئی ہے اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ

مجلد ۳ روپے - درثمین مجلد ۶ غیر مجلد ۴ سے ملیگی

احباب وقت کو ہاتھ سے ندین

نورالدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامة - دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب - جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہو قیمت ۱۸

حضرت اقدس کیا فرماتے ہین

اطلاع

(ہردو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہین چشمہ مسیحی ۳ - لغات القرآن ہر دو حصہ ایک ۱۲ صفحہ)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابون کا عام طور پر ملک مین شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگون مین تقسیم کرین تو انشاءاللہ موجب ثواب ہوگا ۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہین سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہین - دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہین - لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست وہ کتاب بہی مفید ہے - ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے - کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے -

والسلام -

میرزا غلام احمد

سر شہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ مین بہی گران نہین - قیمت ار

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - حضرت مسیح موعود کی تائید مین - قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام و عبداللہ آتہم کا مباحثہ - اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے - قابل دید ہے قیمت ۸

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب - مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۱

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین - قیمت ۴

الوصیة | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین - قیمت ۲

القول الصحیح | اردو نظم - حضرت مسیح موعود کی تائید مین - خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ار

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱

آنہ ڈکشنری - طالب علمون کے لئے نہایت مفید قیمت ار

کامن احمدی - الاداد والے - قیمت ۱

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہاالاخوان ! السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ - الحمدللہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامة مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے - چہپ کر طیار ہوگیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق مین دعائے خیر فرمادین - کل ترجمہ موصوف الصدر نے اس عاجز کو دیدیا ہے خداتعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے التماس ہے کہ دعائے خیر کے ساتھ انجام کیلئے دعا فرماوین ہر پہلا پارہ [illegible] محصول ڈاک ۴ - این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

المشتہر - عاجز شیخ عبدالرشید - مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبة

ضرورت نکاح

ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہین - اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کا منشاء ہے - کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار دن مناسب جگہ کی تلاش کی جائے - حضرت نے بہی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ مین کوشش کرو - اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے - یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا -

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے - اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین - مدد خان ایک نیک اور جوان ہین - خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر) ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر مین ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آئے تھے - اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین - اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین - نکاح کی خواہش رکھتے ہین - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ ایڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہین -

یاد رہے

کہ براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء ہے

وقت کو غنیمت سمجھین

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھپا گیا۔